۱۵ رَمَضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت (قسط: 166)

جنات سے دوستی کرنا کیسا؟

- خَرّاٹے کی آواز ختم کرنے کا طریقہ 8
- قرض وصول کرنے کا وظیفہ 18
- دل کا سوراخ بند کرنے کا وظیفہ 21
- پڑوس سے گانے باجوں کی آوازیں آرہی ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ 27

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

مُحَمَّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

جنات سے دوستی کرنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ الله معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مَرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جنات سے دوستی کرنا کیسا؟

سُوال: جنات کو دوست بنا کر ان سے رِشتہ داروں کے گھر کی باتیں پوچھنا کیسا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فتاویٰ رضویہ شریف میں شیخ مُحی الدین ابنِ عربی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے حوالے سے فرمایا ہے کہ جنات کی دوستی آدمی کو کم از کم مغرور بنا دیتی ہے۔ اس میں تکبر آ جاتا ہے، اس لیے ان سے دوستی نہ کی جائے۔[3] کسی کے گھر کے عیب پوچھنا گناہ کا کام ہے۔[4] قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾[5]

---

1 ......یہ رِسالہ ۱۵ رَمَضانُ الْمُبارَك ۱۴۴۱ھ بمطابق 8 مئی 2020 کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت)

2 ......ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، ۱/ ۴۹۰، حديث: ۹۰۷۔

3 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۶۔

4 ......مسلمانوں کی عیب جُوئی نہ کرو اور ان کے چُھپے حال کی جُستُجو میں نہ رہو جسے الله پاک نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ (خزائن العرفان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دِل میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ان کے عُیُوب کو تلاش کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا الله پاک اُس کا عیب ظاہِر فرما دے گا اور الله پاک جس کا عیب ظاہِر فرما دے تو اُسے رُسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر (چُھپ کر بیٹھا ہوا) ہو۔ (ابو داود، كتاب الادب، باب فی الغيبة، ۴/ ۳۵۴، حديث: ۴۸۸۰)

5 ......پ ۲۶، الحجرات: ۱۲

ترجمۂ کنزالایمان: ”اور عیب نہ ڈھونڈو۔“ لوگ جنات سے غیب اور نہ جانے کیا کیا معلوم کرتے ہوں گے؟ یاد رکھیے! جنات کو علمِ غیب نہیں ہوتا[1] البتہ صرف یہ راز پہنچادیں گے۔ یہ بہت غضب کے جھوٹے ہوتے ہیں۔ میں سب جنات کی بات نہیں کر رہا جیسے اِنسانوں میں نیک اور بد دونوں ہوتے ہیں اِسی طرح جنات میں بھی نیک و بد دونوں ہوتے ہیں۔ جنات کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں لیکن بعض باتیں صحیح بھی بتادیتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر اِنسان کے ساتھ ایک ہمزاد جنّ ہوتا ہے، یہ شیطان اور کافر ہے۔[2] صرف ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہمزاد کو مسلمان کر لیا تھا، اس لئے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھے مشورے دیتا تھا۔[3] لیکن کسی اور کا ہمزاد مسلمان نہیں ہوا۔ رَمضانُ المبارک میں شیطان قید ہوجاتا ہے مگر یہ قید نہیں ہوتا اور لوگوں سے گناہ کروا رہا ہوتا ہے۔ یہ ہر اِنسان کی پیدائش سے اس کے ساتھ ہوتا ہے[4] اِس لئے اسے اِنسان کے بارے میں معلومات ہوتی ہے۔ جنّ کی ہمزاد سے دوستی ہوتی ہوگی۔ یوں لوگ اس جنّ کے ذَریعے اپنے رِشتے داروں یا دِیگر جاننے والوں کے راز نکلواتے ہوں گے۔

جنات ماضی کی بعض باتیں صحیح بتادیتے ہوں گے کہ گھر میں یہ ہوا تھا، وہ ہوا تھا، فلاں بیمار ہوا تھا، فلاں کی شادی یا منگنی کرنی ہے وغیرہ وغیرہ، یہ غیب کی باتیں نہیں ہیں۔ ہمزاد صرف انہیں باتوں کی خبر دے سکتا ہے جو اسے معلوم ہیں۔ یاد رکھیے! جنات کے ذَریعے کسی کے عیب معلوم کرنے اور راز نکلوانے والے گناہ گار ہیں اور ایسوں کے لیے حدیثِ پاک میں وعید ہے: چھپ کر باتیں سننے والے کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلا جائے گا۔[5] حالانکہ کان میں پانی بھی چلا جائے تو دَرد ہوتا ہے تو پھر یہ گرم کھولتا ہوا سیسہ کان میں جو تباہی مچائے گا آدمی اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

---

1 ...﴿فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ۝﴾ (پ۲۲، سبا: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنّوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنّوں کی حقیقت کُھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

2 ...مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامهم، باب مثل المومن مثل النخلة، ص۱۱۵۸، حدیث: ۷۱۱۰۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۲۱۶۔

3 ...مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامهم، باب مثل المومن مثل النخلة، ص۱۱۵۸، حدیث: ۷۱۰۸۔

4 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الوسوسة، الفصل الاول، ۱/ ۲۴۴، تحت الحدیث: ۶۷۔

5 ...بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمه، ۴/ ۴۲۳، حدیث: ۷۰۴۲۔

اگر دُنیا میں بھی کسی کے کان میں ڈالا جائے تو وہ بَرداشت نہیں کر سکے گا اور فوراً مَر جائے گا۔ البتہ سُوال میں جو صورت پوچھی گئی ہے وہ تو چُھپ کر باتیں سننے سے بھی سخت ہے۔

کیا اثرات سے کسی کی جان جاسکتی ہے؟

سُوال: اثرات کی حقیقت کیا ہے؟ نیز کیا اثرات سے کسی کی جان جا سکتی ہے؟

جواب: کسی پر جنّ کا اثر ہو جائے تو اسے ”اثرات“ کہتے ہیں۔ جس طرح ”کورونا“ وغیرہ بیماریوں میں جان چلی جاتی ہے اسی طرح اثرات کی وجہ سے بھی جان چلی جانا ممکن ہے، چاہے بندہ نفسیاتی طور پر ایک دَم خوفزدہ ہو کر ہی فوت ہو جائے۔ بہر حال سب کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا، بہت سارے اثرات والے لوگ بَرسوں سے چل پھر رہے ہوتے ہیں اور بعض صحت یاب بھی ہو جاتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام ”مجلسِ مکتوبات و اَورادِ عطاریہ“ کے بستے لگتے ہیں، ان سے ملنے والے اَوراد کی بَرکت سے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی تنگ کرنے والے جنّ بھاگ جاتے ہیں۔

اچھے دوست کی نشانی

سُوال: اچھے دوست کی کیا نشانی ہے؟ (مقصود حسین، یوکے)

جواب: اچھا دوست وہ ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آ جائے، جس کی باتوں سے ہماری آخرت بہتر بنے۔[1] جس کی صحبت سے ہمارے دِل میں خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ پیدا ہو، ہم نیک بنیں اور اگر ہم کوئی بُرائی کریں یا کسی بُرائی میں جا پڑیں تو وہ ہمیں بچائے اور سمجھائے۔ فی زمانہ ایسے دوست کہاں سے لائیں جنہیں دیکھ کر خدا یاد آ جائے؟ اب تو دوستوں کی صحبت ایسی ہے کہ جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ بھی دوستوں کی صحبت میں بیٹھ کر خدا کو بھول جائے گا اور جو نماز پڑھتا ہو گا تو شاید دوستوں کی وجہ سے نماز پڑھنا چھوڑ دے گا۔ آج کل کی دوستیاں عموماً اِسی طرح کی ہیں اِس لیے سوچ سمجھ کر دوست بنائیں ورنہ بغیر دوست کے رہیں۔ ایسا دوست جو اللہ پاک سے ملائے اُس سے تو دوستی ہی دوستی ہے اور جو اللہ پاک سے دور کرتا ہو، نمازیں نہ پڑھتا ہو، گالیاں بکتا ہو، جھوٹ بولتا ہو، غیبت کرتا ہو، ہر کسی پر تنقید کرتا، بِلا وجہ بَک بَک کرتا، اِدھر اُدھر کی

---

1 ......شعب الایمان، باب فی مباعدة الکفار والمفسدین، فصل فی مجانبة الفسقة والمبتدعة، ۷/ ۵۷، حدیث: ۹۴۴۶۔

ہانکتا، گپے مارتا، زور زور سے ہنستا اور لوگوں کا مذاق اُڑاتا ہو ایسے کو ہرگز دوست نہیں بنانا چاہیے۔

قرآنِ کریم میں ہے: ﴿ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔“ اِس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں ہے کہ یہاں ظالم سے مُراد کافر، بدمذہب یا فاسق تینوں قسم کے لوگ ہیں۔[2] لہٰذا اِن کی صحبت میں نہ بیٹھے اور بھول کر بیٹھ گیا تو یاد آنے پر اُٹھ جائے۔ بعض اوقات کسی مجلس میں غیبتیں ہو رہی ہوتی ہیں، لوگ ہنس ہنس کر غیبتیں کرنے والوں کا ساتھ دے رہے ہوتے ہیں، اِسی طرح کسی پر ظلم ہو رہا ہوتا ہے یا کسی کا مذاق اُڑایا جا رہا ہوتا ہے تو ہنس رہے ہوتے ہیں یوں اُس مظلوم کے دِل سے نکلنے والی بد دعا کا حصہ بن جاتے ہیں۔ جس کا مذاق اُڑایا جا رہا ہو بظاہر وہ بھی اپنی شرم مٹانے کے لئے ہنس رہا ہوتا ہے لیکن کس کو پسند ہے کہ اُس کا مذاق اُڑایا جائے، اپنی ذِلّت کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ میری تعریف اور میری حَوصلہ افزائی ہو۔ بہرحال اس دور میں اچھا دوست مل جائے بہت مشکل ہے، کروڑوں میں کوئی ہو تو ہو لہٰذا بات سے بات اور کام سے کام رکھیں، ضَرورت کے مُطابق حلال روزی کمائیں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں، دِین کی خدمت کریں اور نیکی کی دعوت دیں۔ نیز عُلَمائے اہلِ سنَّت کی صحبت اِختیار کریں اور اگر آپ کے اِرد گرد دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رَسول ہوں تو اُن کی صحبت اِختیار کریں۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فضائل

سُوال: نواسۂ رَسول حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کچھ فَضائل بیان فرما دیجیے۔

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسن مجتبیٰ، سَیِّدُ الْاَسْخِیَاء راکِبِ دوشِ مصطفےٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جَشنِ وِلادت ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 15 رَمَضانُ المبارک کو پیدا ہوئے تھے۔[3] آپ کا لقب سَیِّدُ الْاَسْخِیَاء ہے جس کا معنیٰ ہے سخیوں کا سردار۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اتنے سخی تھے کہ دو مَرتبہ اپنے گھر کا سارا اور تین مَرتبہ آدھا ساز و سامان راہِ خدا میں خرچ کر دیا

---

1 ...پ۷، الانعام: ۶۸۔ 2 ...تفسیراتِ احمدیہ، الانعام، تحت الآیۃ: ۶۸، ص۳۸۸۔

3 ...طبقات ابن سعد، الحسن بن علی، ۶/۳۵۲، رقم: ۱۳۷۳۔

تھا۔[1] ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہیں سے گزر رہے تھے تو چند فُقرا ایک ساتھ بیٹھے کچھ کھا رہے تھے، اُنہوں نے کہا آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیے تو آپ بیٹھ گئے، پھر فرمایا: تم سب میرے ساتھ چلو حتّٰی کہ اُنہیں اَنواع و اَقسام کی غِذائیں کھلائیں اور اپنے خزانے کے منہ کھول دیئے۔[2]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک کندھوں پر سوار ہوتے تھے، ایک مَرتبہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شانۂ اَقدس (یعنی کندھے مبارک) پر سُوار کئے ہوئے تھے تو ایک صاحِب نے عرض کی: ”نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَام یعنی صاحبزادے! آپ کی سواری تو بڑی اچھی ہے۔“ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وَنِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ یعنی سوار بھی تو کتنا اچھا ہے۔[3]

وہ حسن مجتبیٰ، سیّد الاسخیا راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

بہرحال شفقت کے ساتھ نواسوں کو کندھوں پر اُٹھانا سنّت سے ثابت ہے تو کبھی کبھی اِس سُنَّت کو ادا کرتے ہوئے آپ بھی اپنے بچوں کو کندھوں پر اُٹھائیں تو کیا بات ہے! یقیناً لوگ اپنے نواسوں کو اپنے کندھے پر اُٹھاتے بھی ہوں گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت چہیتے اور لاڈلے نواسے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنَّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔[4] اللہ کریم ہمیں صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کی حقیقی محبت نصیب کرے اور اِن کی بَرَکتوں سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاحسن مجتبیٰ مَرحبا مَرحبا سَیِّدُ الْاَسخیاء مَرحبا مَرحبا
نواسۂ مصطفیٰ مَرحبا مَرحبا اَولادِ فاطمہ مَرحبا مَرحبا
خاندانِ مصطفیٰ مَرحبا مَرحبا یاحسن مجتبیٰ مَرحبا مَرحبا

---

1. حلیۃ الاولیاء، الحسن بن علی بن ابی طالب، ۲/۴۷، رقم: ۱۳۲۔
2. المستطرف، الباب الاول فی مبانی الاسلام، الفصل الخامس فی الحج وفضلہ، ۱/۲۳۔ دین ودنیا کی انوکھی باتیں (مترجم)، ۱/۴۴ ملخصاً۔
3. ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، ۵/۴۳۲، حدیث: ۳۸۰۹۔
4. ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، ۵/۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳۔

بُرائی کی وجہ سے اچھائی نہ چھوڑیئے

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے گھر پر غُربا کو کھانا کھلاتے اور اُن کی عزت اَفزائی بھی فرماتے تھے۔ لیکن آج کل اگر غریب لوگوں پر کچھ اِحسان کیا جائے تو بعض اوقات اِحسان فراموشی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً اگر کسی مُسافر کو پیاس لگی ہو اور وہ ہمارے گھر کا دَروازہ کھٹکھٹا کر کہتا ہے کہ مجھے پیاس لگی ہے پانی پلا دیں، اب بچے نے دَروازہ کھولا اور اُسے پانی پلانے کے لئے اندر بُلایا تو وہ گھر والوں کو یَرغمال بنا کر لوٹ لیتا ہے۔ اِسی طرح جو لوگ ہمارے گھروں میں کام کرتے ہیں اُن کے ساتھ بھلائی کی جاتی ہے اور اُنہیں راشن کپڑے وغیرہ بھی دیئے جاتے ہیں مگر یہی لوگ بعض اوقات چوری کروانے میں مدد گار بن جاتے ہیں، اِس حوالے سے آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟ (سلمان بٹ عطاری)

جواب: پانی وغیرہ پینے کے بہانے گھروں میں گھس کر جو چوری ڈکیتیاں کرتے ہیں اور گھروں میں کام کرنے والے جو چوری ڈکیتیاں کرواتے ہیں یقیناً وہ غَلَط کرتے ہیں لیکن اِس وجہ سے صَدقہ و خیرات بند نہیں کرنا چاہئے۔ ویسے بھی اِس وقت کورونا وائرس کی وجہ سے امیر ہو یا غریب سب تکلیف میں ہیں اور یہی سخاوت دِکھانے کا موقع ہے کہ اپنے خَزانوں کے منہ کھول دیئے جائیں۔ اِس وقت کئی مالدار حضرات کرونا وائرس سے متأثرہ اَفراد میں راشن اور رَقم تقسیم کر رہے ہیں مگر راشن تقسیم کرنے کے بجائے رَقم تقسیم کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ راشن اُن کی مَرضی کا ہو اور اُنہیں اس کی ضَرورت بھی ہو اِس حوالے سے کچھ پتا نہیں ہوتا جبکہ رَقم دیں گے تو وہ کھانا اور دَوا دونوں لے سکیں گے کیونکہ بعض اوقات گھر میں مَریض بھی ہوتا جس کے لئے دَوا کی ضَرورت ہوتی ہے اور دَوا مہنگی بھی آتی ہے اِس لئے رَقم دینا زیادہ سمجھ میں آتا ہے۔

اِحسان جتا کر اور اِیذا دے کر اپنے صَدقے باطل نہ کیجیے

سُوال: آپ نے فرمایا کہ ”خزانوں کے منہ کھول دیئے جائیں“ خزانوں کا منہ تو کھل جائے گا اور تقسیم بھی ہو جائے گا لیکن بانٹنے کے بعد اپنا منہ کھولنے والے کا کیا بنے گا؟ (سلمان بٹ عطاری)

جواب: جی ہاں! راشن اور رَقم وغیرہ بانٹنے کے بعد بعض لوگوں کا منہ کھل جاتا ہو گا کہ میں نے فلاں کو یہ دیا ہے وہ دیا

ہے، ویسے بھی لوگ اِحسان کر کے جتاتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں کرنا چاہئے، اِنسان چُپکے سے ایک ہاتھ سے دے کہ دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو اور اِسی طرح دینے میں ہی مزہ ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: "اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔" کسی کو کچھ دینا ہو تو دے کر طعنہ نہ دے، اللہ پاک کی رضا کے لئے دے اور پھر کبھی بھی اِس بات کا ذِکر کسی کے سامنے نہ کرے کہ میں نے فلاں کو کچھ دیا ہے، نیکی کر کے بس بھول جائے۔ پہلے نیکیوں کا اِظہار دو چار آدمیوں میں ہوتا تھا اب نیکی کر کے فیس بُک (Facebook) پر ڈال دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے لاکھوں لوگوں میں نیکیوں کا اِظہار ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم نیکیاں چُھپانے اور اِخلاص اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آج 15 رَمَضانُ المبارک امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جشنِ وِلادت ہے لہٰذا ان کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے بھی لوگوں میں راشن اور رَقم وغیرہ تقسیم کر سکتے ہیں۔ لوگ اپنے بچوں کی پیدائش کا دِن مَناتے ہیں اور اِس میں کتنا خرچ کرتے ہیں تو مولیٰ مشکل کُشا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے شہزادوں کا بھی جشنِ وِلادت مَنایا جائے۔ اگر آپ نے راشن بانٹ بھی دیا ہے تو ایک بار پھر کورونا وائرس سے متاثرہ اَفراد میں حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِیصالِ ثواب کے لئے راشن یا رَقم وغیرہ تقسیم کر دیجیے۔ گلیوں اور سڑکوں پر لوگوں کو جمع کر کے راشن بانٹنے کے بجائے معلومات کر کے ضَرورت مند لوگوں کے گھروں میں راشن پہنچائیے۔ یوں وہ دُنیا والوں کی نظروں میں آنے سے بچ جائیں گے اور اُن کی مدد بھی ہو جائے گی۔

راشن جمع کر کے بیچنا کیسا؟

سُوال: آپ نے دُرست فرمایا ہے کہ "راشن یا رَقم وغیرہ دے کر جتانا نہیں چاہیے" لیکن لینے والا بھی بعض اوقات کہتا ہے کہ جب ہمیں ضَرورت تھی تو اس وقت کیا دیا تھا؟ 10 ہزار روپے دیئے تھے پانچ ہزار کے تو بچے دودھ پی جاتے ہیں، لہٰذا جو اِس طرح کہتے ہیں اُن کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ نیز راشن جمع کر کے اسے بیچنا کیسا ہے؟ (سلمان بٹ عطاری)

---

[1] ......پ۳، البقرۃ: ۲۶۴۔

جواب: جو کچھ بھی ملے اُس پر صبر کرنا چاہئے اور جس نے آپ کو ایک روپیہ بھی دیا ہے وہ آپ کا محسن ہے اس کا شُکر ادا کرنا چاہیے۔ جب راشن وغیرہ تقسیم کیا جاتا ہے تو بسا اوقات ایک ہی گھر کے کئی اَفراد راشن لیتے اور دُکانوں پر بیچ آتے ہیں۔ یہ بات مُرَوَّت کے خلاف ہے، لوگ بے چارے پریشان ہیں، بچے بھوک سے بِلَک رہے ہیں اور آپ لوٹ مار اور چھینا جھپٹی کر کے راشن بیچ آئیں تو یہ ٹھیک نہیں ہے، ایسا کرنے کے بجائے آپ خود غریبوں تک راشن پہنچائیں۔ قربانی کے موقع پر بھی بعض لوگ قربانی کا گوشت جمع کرتے ہیں اور پھر ہوٹلوں وغیرہ پر بیچ آتے ہیں، اللہ کریم ایسوں کو ہدایت دے۔ اِسی لیے میں کہتا ہوں کہ آپ گھر گھر جا کر راشن دیں۔ باہر کا کوئی شخص راشن لینے آئے بھی تو آپ اُسے نہ دیں البتہ کسی باہر والے کو آپ پہچانتے ہیں کہ یہ فلاں گھر کا ہے تو اُسے راشن دے دیا تو یہ الگ بات ہے۔

بہرحال راشن لینے والوں میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مَدَنی چینل پر ایک شخص کی کال چلائی گئی، جس میں اس نے بتایا کہ "مجھے اِمداد کی ضَرورت تھی اور میرے پاس راشن کے دو تھیلے بھی آئے تھے لیکن میں نے دوسروں کو بھیج دیئے کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ حق دار تھے، اُن بے چاروں کو قرض بھی نہیں مل سکتا تھا جبکہ میری اتنی عزت ہے کہ قرض لے کر گزارا کر سکتا ہوں۔" اَلغرض ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں مگر ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جو دوسروں کی ہَمدردِیاں کرتے ہیں جبکہ اپنا گھر بھرنے والوں کی تعداد اس دور میں زیادہ ہے۔

خَرّاٹے کی آواز ختم کرنے کا طریقہ

سُوال: سوتے ہوئے خَرّاٹے آتے ہیں اِنہیں ختم کرنے کی کوئی دُعا اِرشاد فرمادیجئے۔ (حاجی خادم رضا)

جواب: سوتے ہوئے خَرّاٹے نہ آنے کا کوئی مخصوص وِرد میں نے کہیں پڑھا نہیں ہے۔ البتہ خَرّاٹوں کے حوالے سے میڈیکل اسٹور پر کوئی ایسی چیز آتی ہے جسے پہن کر سونے سے خَرّاٹوں کی آواز کم ہو جاتی ہے۔ اِس حوالے سے مزید معلومات میڈیکل فیلڈ کے لوگوں سے مل سکتی ہے۔ ہَلکے پُھلکے خَرّاٹوں میں تو حرج نہیں ہے لیکن زیادہ خَرّاٹے آتے ہوں تو ظاہر ہے اُس کمرے میں سونے والے دوسرے شخص کے لئے اَذِیَّت کا باعث ہے۔ بعض اوقات خَرّاٹے اس وقت زیادہ آتے ہیں جب نیند پوری نہ ہوئی ہو یا تھکن ہو اور سفر میں بھی تھکن کی وجہ سے خَرّاٹوں کی آواز بڑھ جاتی ہے۔

اللہ پاک کی سب نعمتوں کا شکر کیسے ادا کیا جا سکتا ہے؟

سُوال: اللہ پاک کی سب نعمتوں کا شکر کیسے ادا کیا جا سکتا ہے؟ (ابوسنان عطاری، برمنگھم)

جواب: سب نعمتوں کا شکر کیسے ادا کریں، ہم سے تو ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے کلام کا ایک مقطع ہے:

شُکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دِل تم پہ فِدا جانِ حسن تم پہ فِدا ہو (ذوقِ نعت)

حدیثِ پاک میں صُبح و شام کی یہ دُعا ہے جس کے متعلق نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صُبح کے وقت یہ کلمات کہے: اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ، وَلَکَ الشُّکْرُ تو اس نے اس دِن کا اور جو شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اس نے اس رات کا شکر ادا کیا۔[1] یہ دُعا صُبح کے وقت پڑھیں تو "مَا اَصْبَحَ" کے اَلفاظ پڑھیں گے اور شام کے وقت پڑھیں تو "مَا اَمْسٰی" کے اَلفاظ پڑھیں گے۔ صُبح سے مُراد ہمارے یہاں 10، 11 بجے والی صُبح نہیں بلکہ اَوراد و وَظائف کے لحاظ سے صُبح و شام کی تعریف یہ ہے کہ آدھی رات ختم ہونے کے بعد سے لے کر سورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صُبح کا وقت ہے اور ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر سورج ڈوبنے تک شام کا وقت ہے۔

ہر شخص کو اپنی زبان سے اُنسیت ہوتی ہے

سُوال: جب آپ پنجابی بولتے ہیں تو کتنا مزہ آتا ہے میں سوچتا ہوں کہ جب آپ میمنی بولتے ہوں گے تو میمن اسلامی بھائی کتنا خوش ہوتے ہوں گے۔ اِسی طرح جب آپ گجراتی بولتے ہوں گے تو گجراتی بولنے والے اسلامی بھائی کتنا خوش ہوتے ہوں گے۔ (سلمان بٹ عطاری)

جواب: آپ پنجابی ہیں لہٰذا جب میں پنجابی بولتا ہوں تو آپ کو خوشی ہوتی ہو گی، میں میمن ہوں آپ میمنی بولیں گے تو

[1] ...... ابوداود، کتاب الادب، باب، مایقول اذا اصبح، ۴/ ۴۱۳، حدیث: ۵۰۷۳۔

www.dawateislami.net

مجھے خوشی ہوگی، مگر آپ میمنی بولیں گے تو میمنی الفاظ کا قتلِ عام کریں گے۔ دَراصل قدرتی طور پر اپنی زبان سے اُنسیت ہوتی ہے لیکن اب ایسا نہیں جیسا کہ مجھے میمن قوم کا پتا ہے کہ اِن کی نئی نسلیں میمنی کے بجائے اُردو زبان بولتی ہیں۔ اِسی طرح پنجابیوں کی نئی نسلوں میں ایک تعداد ایسی ہے جن میں اُردو زبان آتی جارہی ہے۔ جب یہ قومیں دِیگر ممالک میں جاتی ہیں چاہے وہ پنجابی ہوں، اُردو ہوں، میمن ہوں یا کوئی بھی ہوں وہاں جاکر ان کی نئی نسلیں انگلش بولتی ہیں۔ اپنی مادری زبان سب کو آنی چاہئے اور بچوں کو بھی سکھانی چاہئے کیونکہ گھر کے بڑے بوڑھے مادری زبان ہی زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارے میمنوں کے جو بڑے بوڑھے ہیں اُن کی ایک تعداد ایسی ہوگی جو اُردو زیادہ نہیں سمجھتے ہوں گے۔ اِسی طرح امریکہ، ساؤتھ افریقہ، ایسٹ افریقہ میں بھی کچّھی میمن قوم ملے گی جو زیادہ اُردو نہیں سمجھتے ہوں گے۔ یوں ہی دوسری زبانوں والے اُردو زبان نہیں سمجھتے ہوں گے بلکہ اپنی زبان سمجھتے ہوں گے۔

اُردو زبان میں بیان کرنے کی وجہ

سُوال: کیا سری لنکا میں بھی بہت میمن ہیں؟ (سلمان بٹ عطاری)

جواب: بہت تو نہیں کہہ سکتے البتہ میمن ہیں، ایک تو میرا خاندان ہے اس کے علاوہ میمنوں کے دِیگر خاندان بھی ہیں۔ میں نے پہلے سنا تھا کہ سری لنکا میں 15 فیصد مسلمان ہیں، اِن میں بھی وہاں کے مقامی تامل زبان والے مسلمانوں کی تعداد لاکھوں میں ہے اور ان میں میمن کم ہیں۔ سری لنکا میں جو میمن ہیں وہ اُردو نہیں بولتے البتہ ان کے نوجوان دعوتِ اسلامی والوں کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر تھوڑی بہت اُردو سیکھ رہے اور بول رہے ہیں۔ لیکن عام میمن جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ نہیں وہ وہاں (سری لنکا) کی زبان تامل یا انگلش بولتے ہیں۔ سری لنکا میں انگلش بہت زیادہ بولی جاتی ہے حتّٰی کہ موالی بھی انگلش بول رہے ہوتے ہیں۔ اب ہم ہر زبان میں تو سمجھا بھی نہیں سکتے کیونکہ خود کو بھی نہیں آتی، اگر اُردو کے علاوہ کسی اور زبان میں بیان کریں گے تو اُردو بولنے اور سمجھنے والے آگے پیچھے ہو جائیں گے، انہیں کچھ پلّے ہی نہیں پڑے گا۔ اُردو ہی زیادہ سمجھی جاتی ہے، پاکستانی دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں، اگر ہم پنجابی زبان میں بیان کریں گے تو ظاہر ہے ہر کسی کو ہماری بات سمجھ نہیں آئے گی تو وہ چینل بدل دیں گے اور ویسے بھی چینلز کی بھرمار ہے۔

ثنا پڑھتے ہوئے امام صاحب قراءت شروع کر دیں تو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے ہم ثنا پڑھ رہے ہوں اور امام صاحب سورۃُ الفاتحہ کی تلاوت شروع کر دیں تو اُس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: امام کی اِقتدا میں نماز شروع کرتے ہی ثنا پڑھیں گے لیکن جیسے ہی امام صاحب نے اَلْحَمْد شریف پڑھنا شروع کی تو ثنا پڑھتے ہوئے جہاں تک بھی پہنچے ہوں وہیں رُک جائیں کہ اب خاموش رہنا واجب ہے۔[1] امام صاحب اَلْحَمْد شریف پڑھیں گے پھر دوسری سورت ملائیں گے اور مقتدی صرف قراءت سنیں گے۔ امام صاحب کے ساتھ پڑھ نہیں سکتے اگر پڑھیں گے تو گناہ ملے گا۔[2]

نماز میں ضَرورت کے مُطابق مائیک اِستعمال کرنا چاہیے

سُوال: نماز میں مائیک اِستعمال کرنے کے حوالے سے کچھ اِحتیاطیں اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: جہاں لوگ زیادہ نہ ہو وہاں بغیر مائیک کے نماز پڑھانے میں ہی عافیت ہے۔ بعض اوقات آدھی یا ایک صَف نمازیوں کی ہوتی ہے اور فل ساؤنڈ میں مائیک چل رہا ہوتا ہے، یہ لوگ آخرت میں اِس کا حساب کیسے دیں گے؟ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے نماز پڑھانے کے لئے ضَرورتاً مائیک اِستعمال کرنے کی اِجازت دی ہے مگر ایک تعداد عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی ایسی ہے جنہوں نے مائیک پر نماز پڑھانے سے منع کیا ہے اگرچہ نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو لہٰذا جس مسئلے میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا اِختلاف ہو اُس سے بچنا مُستَحَب ہے۔[3] اس لیے مَساجد کی کمیٹی والے جہاں جہاں تک بغیر مائیک کے امام کی آواز جاتی ہو وہاں تک اسپیکر نہ لگائیں۔ رَمَضانُ المبارک میں فجر کی نماز میں نمازی زیادہ ہوتے ہیں اِس لئے مائیک اِستعمال کرتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن ہر جگہ رَش نہیں ہوتا لہٰذا جہاں کم لوگ ہوں اور مائیک کی ضَرورت نہ ہو جیسا کہ عام دِنوں کی نمازِ فجر میں نمازی کم ہوتے ہیں، بعض جگہ آدھی صَف بھی نہیں بھرتی ہو گی اور کہیں پانچ، سات یا دس نمازی

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ٦/ ١٨١-١٨٢ ملخصاً۔

2 ..... دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ٢/ ٣٢٦-٣٢٧ ملخصاً۔ 3 ..... فتاویٰ رضویہ، ١/ ٦٠١۔

ہوتے ہوں گے تو وہاں مائیک اِستعمال نہیں کرنا چاہئے۔ مجھے اِس طرح کی شکایت بھی ملی ہے کہ ”فلاں مسجد میں آپ کے مَدَنی ماحول سے وابستہ امام ہیں، وہ کم لوگوں میں بھی مائیک اِستعمال کر رہے ہیں، ہم نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ بغیر ضَرورت کے مائیک اِستعمال نہ کریں۔“ اِس مسئلے پر عمل کرنے کو امام صاحبان اور اِنتظامیہ والے یقینی بنائیں کہ جب 100 فیصد ضَرورت ہو تب ہی مائیک چلائیں ورنہ نہیں۔ جمعہ کی نماز میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اِس لئے لوگوں تک آواز پہنچانے کے لئے مائیک چلائیں بلکہ کئی مَساجد ایسی بھی ہوں گی جہاں صِرف اندر کا حصہ بھرتا ہو گا یا مَساجد چھوٹی ہوتی ہوں گی اور امام کی آواز بِلا تکلف لوگوں تک پہنچ رہی ہوتی ہے تو وہاں بھی مائیک کی ضَرورت نہیں ہے۔

نماز میں اللہ پاک کی یاد سے دِل لگایا جائے

سُوال: بعض مَساجد کی کمیٹی کا کہنا ہے کہ امام صاحب مائیک پر تلاوت کرتے ہیں تو قراءت میں خوبصورتی آجاتی ہے، نماز پڑھنے میں دِل لگتا ہے اور سُرُور ملتا ہے، اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (سلمان بٹ عطاری)

جواب: قراءت کی آواز اور امام کی خوش گلوئی سے دِل لگنا یہ اپنی جگہ پر ہے اور اللہ پاک کی یاد میں خُشُوع آنا یہ اور چیز ہے۔ بہر حال امام کی آواز سے دِل لگانے کے بجائے اللہ پاک کی یاد سے دِل لگایا جائے۔

وِتر کی قضا پڑھنا بھی ضَروری ہے

سُوال: فرض نمازیں قضا ہو جائیں تو اُن کی سُنتوں کی قضا نہیں کی جاتی لیکن وِتر کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (امجد حسین)

جواب: جس نے عشا کی نماز نہیں پڑھی تو وہ چاہے 10 سال کے بعد بھی نمازِ عشا کی قضا پڑھے اُس کے ساتھ وِتر کی نماز بھی قضا پڑھنی ہو گی[1] لیکن سنتوں کی قضا نہیں ہے۔[2]

ایڑی میں زَخم یا تکلیف کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: میری ایڑی میں ایسا شدید زَخم ہے کہ میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور ڈاکٹر نے بھی کھڑے ہونے سے

---

1 ..... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/۵۲۹۔

2 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۳۳۔

منع کیا ہے، البتہ پنجے پر کھڑا ہو سکتا ہوں لیکن زیادہ دیر تک کھڑے ہونے سے گرنے یا زخم سے خون بہنے کا خطرہ ہے، اس صورت میں زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہوں؟ نیز دُعا فرما دیجئے کہ میرا زخم جلد صحیح ہو جائے۔

(حسن رضا عطاری، اورنگی کراچی)

جواب: اللہ پاک آپ کو شِفا عطا فرمائے، آپ نے یہ کیفیت بتائی ہے کہ پنجے کے بل کھڑے ہو سکتے ہیں تو پنجے کے بل جتنی دیر نماز میں کھڑے ہو سکتے ہیں اُتنی دیر قیام فرض ہے پھر اگر کھڑا رہنا ناممکن ہو جائے تو بیٹھ جائیں۔ حتّٰی کہ اگر کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہنا ممکن ہو تو اُتنی دیر کھڑا ہونا پڑے گا جتنی دیر میں تکبیرِ تحریمہ کہہ لیں[1] نماز شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے جو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہیں اُسے تکبیرِ تحریمہ اور تکبیرِ اُولیٰ کہتے ہیں۔ کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لیں اور مزید جتنی دیر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں اُتنی دیر کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھیں پھر بقیہ نماز بیٹھے بیٹھے پڑھیں تو نماز ہو جائے گی۔ آپ نے جو سُوال کیا ہے اِس صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اِجازت نہیں ہے اور اِس مُعاملے میں ڈاکٹر کی بات بھی نہیں مانی جائے گی کیونکہ آپ کو خود تجربہ ہے کہ پنجے پر کھڑے ہو سکتے ہیں اور زیادہ دیر کھڑے ہونے سے خون نکلنے اور دَرد ہونے کا خطرہ ہے۔ بہر حال کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تو کم اَز کم فرض، وِتر اور سنّتِ فجر جہاں تک ممکن ہو سکے کھڑے ہو کر پڑھیں کہ ان میں قِیام کرنا فرض ہے[2] البتہ نَفْل اور تَراویح کی نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔[3]

اسلامی بہن سجدے کی حالت میں سو جائے تو کیا وضو باقی رہے گا؟

سُوال: اگر کوئی اسلامی بہن نماز پڑھتے ہوئے سجدے کی حالت میں سو جائے تو کیا اس کا وضو باقی رہے گا؟ نیز نماز کا کیا حکم ہو گا؟

---

1 ......تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ باب صلاۃ المریض، ۱/۴۸۸۔

2 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث القیام، ۲/۱۶۳۔

3 ......بِلا کسی عذر کے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فُقہا کے نزدیک تو ہو گی ہی نہیں۔ہاں اگر بیمار یا بہت زیادہ بوڑھا اور کمزور ہو تو بیٹھ کر تراویح پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ یہ بیٹھنا عذر کی وجہ سے ہے۔(درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ۲/۶۰۳)

جواب: عورت اپنے طریقے کے مُطابق جو سجدہ کرتی ہے اگر اس میں نیند کا معمولی جھونکا آگیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر گہری نیند آگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) جو مَردوں کے سجدہ کرنے کی مَسنون ہَیئت ہوتی ہے اس میں وُضو نہیں ٹوٹتا۔[1] البتہ عورت کے بارے میں سوال ہے تو اس کا سجدہ سمٹ کر ہوتا ہے اِس لئے عورت کا وُضو ٹوٹ جائے گا۔[2]

کام کاج کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتے

سُوال: ایک آدمی ملازم ہے اور روزانہ ڈیوٹی پر جاتا ہے تو کیا وہ روزے رکھنے کے بدلے فِدیہ دے سکتا ہے؟(ذوالفقار، لاڑکانہ)

جواب: روزہ رکھنا فرض ہے، چاہے کوئی کتنا ہی سخت کام کرتا ہو اس کے لئے روزے نہیں چھوڑے جائیں گے بلکہ کام کو چھوڑا جائے گا۔ جتنا کام بَرداشت کر سکتا ہے اُتنا کرے اور روزہ پورا کرے۔ اگر کام بہت مشکل ہے اور چھٹی بھی نہیں ملتی تو وہ کام چھوڑنا پڑے گا لیکن روزے چھوڑنے کی اِجازت نہیں ملے گی۔[3] اِس طرح کی صورت میں فِدیہ نہیں دیا جاتا، اگر ایسا ہو تو پھر کوئی بھی روزہ نہیں رکھے گا۔ اللہ کریم! آپ کو ہمت دے، آپ کم کمائیں اِنْ شَآءَ الله اِسی میں گزارا ہو جائے گا اور پیٹ بھر جائے گا۔ روزے میں تھوڑی دیر کام کریں اور باقی وقت آرام کریں، سارا سال کام کے لیے پڑا ہے، رَمضان شریف میں تھوڑا آرام کر لیں۔

رَمَضان میں رات کو وقفے وقفے سے پانی پیتے رہیں

سُوال: سحری میں کتنا پانی پینا چاہئے؟(چھوٹی بچی، فاطمہ عطاریہ)

جواب: روزے کی حالت میں سارا دِن پانی نہیں پینا ہوتا لہٰذا سحری میں زیادہ پانی پیا جا سکتا ہے، مگر سحری کے وقت پانی پینے کی اتنی طلب نہیں ہوتی لہٰذا ساری رات وقفے وقفے سے پانی پیتے رہیں۔ میں جب سحری کرتا ہوں تو اِس دَوران مٹی کا ایک بڑا پیالہ بھر کر تھوڑا کھانے سے پہلے، تھوڑا کھانے کے دَرمیان اور تھوڑا کھانے کے آخر میں پی لیتا ہوں۔

---

1 ...... درمختار، کتاب الطھارۃ، بحث نواقض الوضوء، ١/٢٩٦۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، بحث نواقض الوضوء، مطلب: من حیث موضوع للمکان ویستعار ... الخ، ١/٢٩٦۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ٢٠/٢٢٨۔

بچپن میں روزہ رکھنے کے رُجحان کے حوالے سے کیا دیکھا؟

سُوال: آپ نے بچپن میں روزہ رکھنے کے رُجحان کے حوالے سے کیا دیکھا؟

جواب: رَمضان کی تشریف آوری پر بچپن میں خوشی ہوتی تھی، ہمارا گھرانہ روزہ رکھنے والا تھا، گھر کے سب بڑے روزہ رکھتے تھے، ہم نے شروع سے ہی گھر میں نماز روزے کا ماحول دیکھا ہے۔ اِس لئے ہو سکتا ہے کہ میں نے نابالغی میں ہی روزے رکھنے شروع کر دیئے ہوں۔ البتہ ہم غریب تھے اِس لئے روزہ رکھنے کی دعوت ہوئی ہو یا مجھے تَحائف ملے ہوں اِس بارے میں مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔ میرے ایک ہی ماموں تھے جو اب بے چارے فوت ہو گئے ہیں، مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ چار آنے یا آٹھ آنے مجھے عیدی دیتے تھے۔

دودھ پینے کی نیتیں اور دُعا

سُوال: ویسے تو میں دودھ پیتا ہی ہوں مگر آپ کے کہنے سے زیادہ دودھ پیوں گا، یہ اِرشاد فرمائیے کہ دودھ پینے میں کیا نیت ہونی چاہیے؟ (چھوٹے بچے، محمد امین عطاری)

جواب: دودھ پینے میں نیت یہ ہو کہ میں اِس کے ذریعے بڑا ہوں گا، میری ہڈیاں مضبوط ہوں گی اور اللہ پاک زندہ رکھے گا تو اس کے ذریعے عبادت پر قوت حاصل ہو گی اور زیادہ اچھے طریقے سے عبادت کروں گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر دودھ پیوں گا اور پینے کے بعد کی دُعا پڑھوں گا۔ دودھ پینے کے بعد کی دُعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ [1] (یعنی اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید عطا فرما۔) زہے نصیب یہ دُعا یاد کرلی جائے۔

بخل اور کفایت شِعاری میں فرق

سُوال: مال ہونے کے باوجود بخل کرنا کیسا؟ نیز بخل اور کفایت شعاری میں کیا فرق ہے؟ (محمد سرفراز عطاری، استنبول)

جواب: بخل کا تعلق امیری یا غریبی سے نہیں ہے یعنی بخل صرف مالدار کرتا ہے غریب نہیں کرتا تو ایسا نہیں ہے۔ بخل کی دو صورتیں ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ شریعت نے بندے پر جن حقوق کو ادا کرنا واجب کیا ہے اُنہیں ادا نہ کرنا

1 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا اکل طعاما، ۵/ ۲۸۳، حدیث: ۳۴۶۶۔

www.dawateislami.net

مثلاً زکوٰۃ نہ دینا، فطرہ نہ دینا یا جو بھی حقوقِ واجبہ ہیں اُنہیں ادا نہ کرنا یہ بھی بخل ہے جو کہ زیادہ خطرناک ہے اور اِس صورت میں بندہ گناہ گار بھی ہوگا کہ واجبات کا ترک کر رہا ہے۔ بخل کی دوسری صورت یہ ہے کہ جہاں مُرَوَّت میں خرچ کرنا ہوتا ہے وہاں بندہ خرچ نہ کرے[1] مثلاً مہمان پر اپنا دَستر خوان تنگ رکھے، اِس کے علاوہ جہاں جہاں خرچ کرنا ہوتا ہے وہاں خرچ نہ کرنا مثلاً جب دو چار دوست کھانے پینے کے لئے ہوٹل پر جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی شخص ایسا بھی ہے جو کھانے کے پیسے دینے کے لئے کبھی آگے بڑھتا ہی نہیں تو ظاہر ہے اُسے کنجوس ہی بولیں گے لہٰذا مُرَوَّت یہ ہے کہ جب دِیگر دوست خرچ کریں تو کبھی یہ بھی خرچ کرے۔

صحابیِ رسول کی مہمان نوازی

بعض غریب بہت دلیر ہوتے ہیں، خود کھانے کے بجائے اِیثار کرتے ہوئے دوسروں کو کھلاتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: ایک بار سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مہمان حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کون اِس کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا؟ ایک صحابی[2] تیار ہوئے میں اسے لے جاؤں گا۔ جب وہ صحابی اس مہمان کو اپنے گھر لے کر پہنچے اور دَستر خوان بچھا کر اس پر کھانا رکھا تو کھانا کم تھا۔ وہ دور آج کے دور کی طرح نہیں تھا جیسے آج مال کی فَراوانی اور ڈھیر لگے ہوئے ہیں اُس دور میں ایسا نہیں تھا۔ پھر چراغ کو دُرُست کرنے کے بہانے اسے بجھا دیا تاکہ اندھیرا ہو جائے۔ اب یہ دونوں کھانا کھانے بیٹھے تو مہمان کھانا کھا رہا تھا اور وہ صحابی خالی منہ چلا رہے تھے تاکہ مہمان مطمئن رہے یہاں تک کہ مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ صبح جب وہ صحابی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو غیب کی خبریں دینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشی کا اِظہار کرتے ہوئے فرمایا: تمہاری رات کی

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخلاء وذم حب المال، بیان علاج البخل، ۳/ ۳۲۳۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۷۸۱۔

2 ......یہ صحابی ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے۔ آپ کا نام زید ابنِ سہل ہے، انصاری نجاری ہیں، اپنی کنیت میں مشہور ہیں، حضرت انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے سوتیلے والد اور اعلیٰ دَرجہ کے تیر انداز تھے۔ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ لشکر میں ابو طلحہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی صرف آواز بڑی جماعت سے بہتر ہے۔ 77 سال عمر پائی 31 ہجری میں وفات ہوئی، بیعتِ عقبہ میں 70 انصاریوں کے ساتھ آپ آئے تھے۔ پھر غزوۂ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپ سے ایک جماعت نے روایات کیں۔ (مراۃ المناجیح، ترجمہ اکمال، ۸/ ۴۳)

دعوت اللہ پاک کو پسند آئی ہے۔[1]

اِیثار کرنے والے مہمان

بعض اوقات مہمان بھی اِیثار کرنے والا ہوتا ہے جیسا کہ ایک بار کسی کے گھر کچھ مہمان آگئے، صاحبِ خانہ کے پاس روٹیوں کے جو ٹکڑے تھے اُنہیں تھال میں ڈال کر مہمانوں کے آگے پیش کرکے گھر میں اندھیرا کر دیا گیا۔ اب یہ سارے کھانا کھانے کے لئے تھال کے اِرد گرد بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد چراغ روشن کیا گیا کہ سب کھانا کھا چکے ہوں گے لیکن روٹیوں کے سارے کے سارے ٹکڑے تھال میں موجود تھے اور کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ کیونکہ سب نے دیکھ لیا تھا کہ کھانا کم ہے ہر ایک نے اِس لیے نہیں کھایا کہ میں کھاؤں گا تو میرا دوسرا بھائی بھوکا رہ جائے گا اِس لئے سب نے اِیثار کیا اور روٹیاں وہیں کی وہیں رہ گئیں۔[2] پہلے کے دور کے لوگ ایسے اِیثار کرنے والے تھے، اب تو حالت یہ ہے کہ دوسرے کے منہ سے نوالہ چھین لیتے ہیں، تھال میں اگر ایک دو بوٹیاں ہوں تو کوشش ہوتی ہے کہ کم از کم ایک تو اپنی طرف آنی چاہیے۔ کھانے میں جو بھی عمدہ چیزیں ہوتی ہیں وہ اپنی طرف کھینچ لی جاتی ہیں کہ کہیں کوئی اور نہ کھالے، کھانے کے تھال پر ایسے ٹوٹتے ہیں کہ کہیں کھانے سے محروم نہ رہ جائیں اور چبائے بغیر کھانا نگلتے ہیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ دوسرے کے لئے اِیثار کریں کہ میرا بھائی کھالے اور مجھے بھی مل ہی جائے گا۔ پھر اللہ پاک کم کھانے میں بھی وہ بَرَکت دے گا کہ بندہ دیکھتا رہ جائے گا اور اِیثار کرنے کی وجہ سے آخرت کا الگ فائدہ ہوگا۔ اِیثار یہ ہے کہ اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دی جائے، جس کو خود کھانے کی خواہش ہو اور وہ اپنا نوالہ کم کرکے دوسرے کے لیے اِیثار کر دے تو اُس کے لیے بخشش کی بشارت ہے۔ چنانچہ سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جو شخص کسی چیز کی

---

1 ......بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ... الخ، ۲/۵۵۹، حدیث: ۳۷۹۸۔

2 ......منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو الحسن انطاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس (خُراسان کے ایک علاقے) رَے سے متصل ایک بستی کے 30 سے کچھ زائد افراد جمع ہوگئے۔ ان لوگوں کے پاس کچھ روٹیاں تھیں جو سب کو پوری نہیں ہو سکتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے روٹیوں کے ٹکڑے کر دیئے، چراغ بجھا دیا اور کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے جب دستر خوان کو اٹھایا جانے لگا تو دیکھا کہ دستر خوان پر کھانا جوں کا توں موجود ہے کہ ہر ایک نے اپنے ساتھی پر ایثار کرتے ہوئے اس میں سے کچھ نہیں کھایا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم المال، بیان الایثار وفضلہ، ۳/۳۱۸۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۷۷۲)

خواہش رکھتا ہو پھر اُس خواہش کو روک کر دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔[1]

قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے

سُوال: آپ نے حافظِ قرآن کو ہر روز ایک منزل دہرانے کی تَرغیب دِلائی ہے تو کیا حافظِ قرآن کو دیکھ کر منزل دُہرانی چاہئے یا زبانی؟

جواب: قرآنِ پاک بغیر دیکھے پڑھنا جائز ہے، البتہ زبانی پڑھنے سے دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیونکہ قرآنِ کریم کو دیکھنا اور باوضو چُھونا بھی عبادت ہے۔[2] جبکہ زبانی پڑھنے والا قرآنِ پاک کو دیکھنے اور چُھونے کے ثواب سے محروم رہے گا۔ یوں ہی زبانی پڑھنے میں غَلَطیوں کا اِمکان زیادہ ہوتا ہے جبکہ دیکھ کر پڑھنے میں غَلَطیوں کا اِمکان کم ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر اُستاد صاحب قرآنِ پاک یاد کرنے کے لئے زبانی پڑھنے کا کہیں تاکہ بغیر دیکھے پڑھ سکیں تو یہ ایک الگ صورت ہے۔ بغیر دیکھے بھی قرآنِ پاک وہی پڑھے جس کو اچھی طرح یاد ہو۔ بہر حال جو سارا سال ایک منزل پڑھے گا تو اُس کے قرآنِ کریم کا حفظ ایسا مضبوط ہو جائے گا کہ مدینہ مدینہ۔

قرض وصول کرنے کا وَظیفہ

سُوال: کسی کو قرض دیا ہو اور اب وہ قرض نہ لوٹا رہا ہو تو کس طرح قرض وصول کیا جائے؟ اس کے لئے کوئی وَظیفہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: عصر کے بعد بِالْخُصُوص جمعہ کے دِن نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھ کر "یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ" پڑھتے رہیں یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کا یقین ہو جائے، اب دُعا مانگیں، اگر رَمضان شریف ہے تو پانی کے چند گھونٹ بھی پی لیں تاکہ روزہ اِفطار ہو جائے کہ "اِفطار کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے۔"[3] پھر اللہ پاک کی جناب میں گڑگڑا کر دُعا کریں کہ اللہ پاک آپ کی پھنسی ہوئی رَقم دِلوا دے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ اس کی بَرَکت دیکھیں گے۔

---

1 ...... تاریخ ابن عساکر، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب نفیل، ۳۱/ ۱۴۲، رقم: ۳۴۲۱، حدیث: ٦٤٩٥۔

2 ...... غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص ۴۹۵۔

3 ...... مسند بزار، عراک بن مالک عن ابی ہریرۃ، ۱۴/ ۴۰۰، حدیث: ۸۱۴۸۔

40اَحادیثِ مُبارکہ یاد کرنے کی فضیلت

سُوال: کیا حدیثِ پاک یاد کرنے کی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص میری اُمّت تک پہنچانے کے لیے دِینی کاموں کے متعلق 40 اَحادیثِ مُبارکہ یاد کرلے گا، اللہ پاک قیامت کے دِن اسے عالِمِ دِین کی حیثیت سے اُٹھائے گا اور قیامت کے روز میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا (یعنی میں اس کی شَفاعت بھی کروں گا اور اس کی گواہی بھی دوں گا)۔[1] اِس حدیثِ پاک کی شرح میں شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس حدیث کا مطلب ہے کہ 40 اَحادیثِ مُبارکہ لوگوں کو پہنچائے اگرچہ وہ یاد نہ ہوں تب بھی اس کی فضیلت ہے۔[2] ظاہر ہے یہ ثواب سے خالی نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (یعنی میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔)[3] (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) ایک حدیثِ پاک میں یوں بھی دُعا ہے: نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَاءً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا فَاَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا یعنی اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات کو سنا، اسے یاد کیا اور اسے ویسا ہی آگے پہنچا دیا جیسا اس نے سنا تھا۔[4]

بیعت ہونے کی نیت سے الفاظ دہرائے تو بیعت ہو گئی

سُوال: میں نے مَدَنی مذاکرے میں آپ سے بیعت کی تھی جیسے جیسے آپ نے فرمایا ویسے ویسے میں نے کہا تو کیا میری بیعت ہو گئی؟ نیز میں عبادت کرتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتا ہوں، آپ میرے لیے دُعا فرمادیں کہ اللہ پاک مجھے توبہ پر اِستقامت عطا فرمائے۔

جواب: اَللّٰهُمَّ اٰمِیْن۔ آپ نے بیعت ہونے کی نیت سے اَلفاظ دُہرا لیے تو بیعت ہو گئی اور آپ قادری، رضوی سلسلے میں داخل ہو گئے۔

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم... الخ، ۲/ ۲۷۰، حدیث: ۱۷۲۶۔

2 ...... اشعة اللمعات، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/ ۱۸۶۔

3 ...... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/ ۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱۔

4 ...... کشف الخفاء، حرف النون، ۲/ ۲۸۶، حدیث: ۲۸۱۲۔

حسن اور حسین نام رکھنے کی بَرکتیں

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم حضرت سَیِّدُنا امام حسن اور حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے محبت کرتے ہیں، ہم نے ان کی نسبت سے اپنے دو جڑواں بچوں کا نام حسن اور حسین رکھا ہے۔ کیا ہمیں اس کی بَرکتیں ملیں گی؟

جواب: اگر آپ کی نیت بَرکت لینے کی ہے اور واقعی عقیدت اور نسبت کی وجہ سے رکھا ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ بَرکتیں ضَرور ملیں گی۔

سب سے زیادہ پسندیدہ ڈش

سُوال: آپ کو کھانے میں سب سے زیادہ کونسی ڈش پسند ہے؟

جواب: نفس عمدہ سے عمدہ غِذا طلب کرتا ہے، میرا بھی نفس چاہتا ہے کہ یہ ڈش بھی ہو وہ ڈش بھی ہو، لیکن ظاہر ہے کہ ایک تو عمر کا تقاضا ہے پھر اس کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ جسمانی مَسائل بھی آدمی کو لاحق ہوتے ہیں۔ یک بڑھاپا صد عیب یعنی ایک بڑھاپا 100 بیماریوں کا سبب ہے۔ بڑھاپے میں اِحتیاط اور پرہیز کرنی ہوتی ہے۔ عمدہ سے عمدہ، تر بتر اور تَلی ہوئی چیزیں کسے اچھی نہیں لگتیں؟ لیکن میں خاص طور پر اس طرح کی چیزوں سے اِحتیاط کرتا ہوں۔ کبھی تھوڑی مقدار میں کھالیتا ہوں لیکن اِحتیاطاً میٹھی چیزیں کم ہی کھاتا ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے شوگر نہیں ہے اور ہونی بھی نہیں چاہیے۔ اگر میں بے تحاشا شوگر والی چیزیں کھانا شروع کر دوں گا تو ہو سکتا ہے کہ شوگر ہو جائے اور پھر آپ کے ساتھ میں تین تین گھنٹے نہیں بیٹھ سکوں گا۔ اللہ پاک سے عافیت کا سُوال کرتا ہوں۔ بہر حال بڑی عمر والوں کو زیادہ اِحتیاط کرنی چاہیے، ورنہ بیماری کا مقابلہ نہیں کر پائیں گے کیونکہ ایک تو بڑی عمر میں طاقت کم ہو جاتی ہے اور دوسرا ہاضمہ وغیرہ بھی خراب ہو جاتا ہے اور جسم کی نسیں بھی اَکڑ جاتی ہیں جس سے خون کی رَوانی متأثر ہو جاتی ہے۔ اگر چکناہٹ والی چیزیں کھائیں گے تو جسمانی اور اَعصابی دباؤ کی وجہ سے دِل کی بیماریاں پیدا ہوں گی اور اس سے ہارٹ فیل بھی ہو سکتا ہے۔ مَرنا اگرچہ ہے لیکن بندے کو زندگی میں کم سے کم تکلیف ہو تاکہ اللہ پاک کی عبادت اور دِین کی خدمت کر سکے۔ اس نیت سے بھی بندے کو اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔

ہند میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کا آغاز کیسے ہوا؟

سُوال: دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام ہند میں کس طرح شروع ہوا؟

جواب: ہند میں مَدَنی کام کرنے کے حوالے سے میں نے ایک محبت کرنے والی شخصیت سے بات کی تھی کہ ہند میں کس طرح کام کیا جائے؟ ہم آئیں یا قافلہ بھیجیں؟ انہوں نے اپنی معلومات کے حساب سے ہمیں مایوس کر دیا۔ کہنے لگے کہ یہاں سب مَساجد میں کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، کوئی بھی آپ کو آنے نہیں دے گا اِس لئے آپ یہاں کچھ نہیں کر سکتے۔ البتہ بمبئی میں قافلہ آسکتا ہے۔ پھر اللہ پاک کی توفیق سے ہمارا پہلا قافلہ ہند کے مشہور شہر بمبئی پہنچ گیا۔ جب ہم وہاں گئے تو کچھ نہ کچھ راستہ نکل گیا اور جانے سے راستہ نکل ہی جاتا ہے۔ یاد رکھیے! دِینی کام کے حوالے سے کوئی آپ کو کتنا ہی منع کرے کہ یہاں یہ نہیں ہو سکتا وہ نہیں ہو سکتا، آپ خود وہاں جا کر دیکھیں کہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب ہم بمبئی گئے تو وہاں کے مسلمانوں نے Welcome(خوش آمدید) کہا اور اپنی مَساجد میں کام کرنے کی اِجازت دی۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاکستان کے بعد دعوتِ اسلامی کا سب سے زیادہ مَدَنی کام ہند میں ہو رہا ہے۔ دُنیا بھر میں مسلمان ہیں اور جہاں جہاں مسلمان ہیں مَاشَآءَ اللہ وہاں دعوتِ اسلامی بھی ہے۔ البتہ Language(زبان) کا مسئلہ ہے، اس کے باوجود تقریباً 200 ممالک میں دعوتِ اسلامی کا پیغام پہنچا ہوا ہے، کئی یورپین ممالک میں بہت سارے مقامات پر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہو رہے ہیں اور مَدَنی قافلے بھی سفر کر رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی ممالک میں جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ بھی قائم ہیں۔

دِل کا سوراخ بند کرنے کا وَظیفہ

سُوال: میرے بچے کی عمر تین سال ہے اور اس کے دِل میں پیدائشی سوراخ ہے، ان کی صحت یابی کے لئے دُعا فرما دیجئے۔ نیز جب آپ مُرید کرواتے ہیں تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر آپ کا مُرید کروا دیا ہے، کیا اِس طرح وہ مُرید ہو گیا ہے؟

جواب: اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے آپ کے شہزادے کو شِفا عطا فرمائے اور ان کے دِل کا سوراخ بند ہو جائے۔ بعض اوقات دِل میں سوراخ ہو جاتا ہے، میں ایک ایسی بچی کو جانتا ہوں جس کے دِل میں تین

سوراخ تھے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آہستہ آہستہ وہ سوراخ بھر گئے، اللہ پاک نے بغیر آپریشن کے اس بچی کو ٹھیک کر دیا، اب اسے کوئی پَرابلم نہیں ہے۔ آپ بھی مَت گھبرائیے، اللہ پاک ٹھیک کرنے والا ہے۔ اَلْحَمْد شریف (سورۂ فاتحہ مکمل) تین بار اور بہتر ہے کہ سات بار اول آخر ایک ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ پڑھ کر بچے پر دَم کرتے رہیں، یہ اچھا عمل ہے اسے جتنی بار چاہیں کر سکتے ہیں۔ البتہ یہ عمل گھر کا وہ فرد کرے جسے صحیح پڑھنا آتا ہو۔ سورۂ فاتحہ کا ایک نام سورۂ شِفا بھی ہے۔(1) اللہ پاک اس کی بَرَکت سے شِفا دے گا۔ باقی رہا بیعت کے حوالے سے تو باپ یا سرپرست کی اِجازت سے نابالغ بچہ بیعت ہو سکتا ہے۔(2) البتہ اگر آپ نے خود ہی چُپ چاپ اسے بیعت کر لیا تو بیعت نہیں ہو گی۔

لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ

سُوال: لڑکیوں کا ناخن بڑھانا کیسا؟

جواب: ناخن 40 دِن کے اندر کاٹ لینے چاہئیں کہ 40 دِن سے اوپر ناخن اور بغلیں بڑھانا یا ناف کے نیچے کے بال نہ کاٹنا گناہ ہے۔ اگر بالغہ لڑکی یا لڑکا 40 دِن سے زیادہ ناخن بڑھائیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔(3) یاد رکھیے! لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہے، شیطان ان پر بیٹھتا ہے۔(4) لمبے ناخن رکھنے اور طرح طرح سے انہیں رَنگنے والیاں سب توبہ کریں۔ یاد رکھیے! تھوڑے سے ناخن کاٹ لینا کافی نہیں بلکہ طریقۂ کار کے مُطابق سارے ناخن کاٹنے ہوں گے، ایک ناخن بھی نہ بڑھائیں۔

نزلے سے نجات پانے کا علاج

سُوال: نزلے سے نجات پانے کا علاج بتا دیجئے۔

جواب: نزلے سے نجات پانے کے لئے غِذا پر غور کر لیا جائے۔ کثرت سے چاول کھانے اور بلغمی مزاج والوں کو نزلہ

---

1 ...تفسیر نسفی، ص ۱۰۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر فاتحۃ الکتاب، ۲/۴۵۰، حدیث: ۲۳۷۰۔

2 ...ایک دن کا بچہ بھی اپنے ولی کی اجازت سے مُرید ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۷۸) (مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں:) نابالغ اگر نا سمجھ ہے تو بے اجازتِ ولی اسے مرید کرنے کے کوئی معنیٰ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۶۷)

3 ...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ، ص ۱۲۵، حدیث: ۵۹۹۔ بہارِ شریعت، ۳/۵۸۴، حصہ: ۱۶۔

4 ...مسند الفردوس، باب القاف، ۲/۱۵۴، حدیث: ۴۶۱۴۔

ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے چاول کم کھانے یا چھوڑنے سے نزلے میں فائدہ ہو گا۔ اِسی طرح گرمیوں میں ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی اور کھٹی چیزیں بھی بلغم بڑھانے والی ہیں، نیز زیادہ کھانا بھی بلغم بڑھاتا ہے اور پھر یہ بلغم پگھل پگھل کر نکل رہا ہوتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پرہیز نہیں ہو پاتا۔ البتہ کبھی کبھار نزلہ ہونا اچھا ہوتا ہے کہ اِس سے بیماریاں نکلتی ہیں۔ اِسٹیم کے ذریعے یا پتیلی میں گرم پانی لے کر پانچ سات منٹ کے لئے کپڑا ڈال کر اِس اِحتیاط سے بھاپ لیں کہ پتیلی سے گرم پانی کا کوئی چھینٹا آپ کے اوپر نہ آئے، نیز کیتلی میں گرم پانی لے کر اور اس کی ٹونٹی پر کپڑا ڈال کر منہ اور ناک کے ذَریعے بھاپ لینے سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو نزلے اور گلے کی خراش میں فائدہ ہو گا۔ Daily(یعنی روزانہ) بھاپ لیتے رہیں، اگر "کوروناوائرس" کے جَراثیم ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ بھی مَر جائیں گے۔

کسی کو مدینۂ پاک میں مَرنے کی دُعا دینا

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ جب کوئی مدینۂ پاک جائے تو اس کے واپس آنے کی دُعا نہ کی جائے تاکہ وہیں اس کا اِنتقال ہو جائے اور اسے جنّتُ البقیع مل جائے۔ عرض یہ ہے کہ جب اسے پتا چلے گا کہ یہ مجھے مارنے کے بارے میں سوچ رہا ہے تو کیا اس کی دِل آزاری نہیں ہو گی؟

جواب: ایسا نہیں کہنا چاہیے۔ اللہ کریم سے عافیت والی لمبی عمر مانگیں تاکہ بار بار مدینہ دیکھیں اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلی میں آنا جانا رہے۔ جس کے لئے مَرنے کی دُعا مانگیں گے اسے جھٹکا لگے گا کہ یہ میری زندگی سے بیزار ہے۔ البتہ اگر کسی کو یوں دُعا دیں گے کہ "اللہ پاک آپ کو طویل عمر دے، بار بار حج نصیب کرے، جب موت کا وقت آئے تو مدینے کی سرزمین ہو اور آپ کو جنّتُ البقیع نصیب ہو اور آپ کے صَدقے مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہو جائے تو اب اسے بُرا نہیں لگے گا۔" اگر مدینے جانے والے کو ڈائریکٹ کہیں گے: ٹاٹا، اب نہیں آنا تو اسے بُرا لگے گا۔ پُرانی بات ہے شاید اس وقت دعوتِ اسلامی کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک بار جنّتُ البقیع کی بات چلی تو میں نے ایک شخص سے کچھ یوں کہا ہو گا کہ اللہ کریم ہمیں جنّتُ البقیع نصیب کرے۔ یہ سُن کر وہ شخص فوراً بولا: مجھے وہاں دفن نہیں ہونا، اپنے رِشتے داروں میں دفن ہونا ہے۔

عذاب ثواب میں ڈھل گیا

اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِم کا قُرب مل جانا بہتر اور بہت بڑی سعادت کی بات ہے کہ ان کی بَرَکت سے عذاب ثواب میں ڈھل سکتا ہے جیسا کہ شرحُ الصّدور میں ایک واقعہ لکھا ہوا ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی اسے ملفوظات میں ذِکر فرمایا ہے کہ ایک جگہ کیچڑ یا نمی کی وجہ سے قبر کُھل گئی، جب عزیزوں نے دیکھا تو میت سے شاخیں لپٹی ہوئی تھیں اور دو پھول ناک میں خوشبو پہنچا رہے تھے، چنانچہ جب لوگوں نے خشک جگہ پر قبر کھود کر اس میت کو قبر میں لٹایا تو وہ شاخیں سانپ بن گئیں اور پھول سانپ کے منہ بن گئے اور اسے نوچنے لگے۔ یہ دیکھ کر عزیز گھبرا گئے کہ اب کیا ہو گا؟ وہاں سے کوئی اللہ کا بندہ گزرا ہو گا جب اس نے دیکھا تو کہا کہ اس کی خیریت چاہتے ہو تو جہاں سے اسے اُٹھایا ہے وہیں دفن کر دو کہ وہاں ضَرور اللہ پاک کا کوئی نیک بندہ دفن ہو گا جس کی بَرَکت سے وہ سانپ اور اس کا منہ شاخوں اور پھولوں میں تبدیل ہو گئے۔[1]

اِس واقعے سے معلوم ہوا کہ پہلے کے لوگ ولیوں، پیروں اور فقیروں کو ماننے والے تھے، اس لئے ان کی سمجھ میں بات آگئی اور انہوں نے میت کو پہلی قبر میں ہی دفن کر دیا۔ یوں وہ خوف ناک سانپ شاخیں اور ان کے منہ پھول بن گئے۔ اب بھی اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِم کو ماننے والوں کی کمی نہیں ہے۔ آپ جہاں بھی دیکھیں گے مزارات کے اِردگرد قبریں بنی ہوئی ہوں گی۔ ظاہر ہے کہ نیک بندے کا قُرب پانے کے لیے عقیدت مند کوششیں اور وصیتیں کرتے ہوں گے کہ ہمیں ان کے قُرب میں دفن کرنا اور یوں انہیں مزار شریف کے قریب دفن ہونے کی سعادت مل جاتی ہو گی۔ البتہ کسی کو جنَّتُ البقیع مل جائے تو اس کے لئے قُرب ہی قُرب ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ”جنَّتُ البقیع میں تشریف فرما کم و بیش دس ہزار (10000) صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم“[2] کا قُرب اور پڑوس نصیب ہو گا۔ آج ہم حضرتِ سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جشنِ وِلادت منا رہے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی وہاں اپنی امی جان بی بی فاطمہ

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۰۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۲۲۸، حصہ:۶۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پہلو میں آرام فرما رہے ہیں نیز اُمہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُن بھی جنّتُ البقیع میں تشریف فرما ہیں۔

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

سامنے والے کا ذوق دیکھ کر اسے جنّتُ البقیع کی دُعا دی جائے

سُوال: کیا مدینے جانے والے کو جنّتُ البقیع کی دُعا نہ دی جائے؟(نگرانِ شوریٰ)

جواب: ”اللہ پاک تجھے بقیع نصیب کرے“ کہنے سے سامنے والے کو جھٹکا لگ سکتا ہے۔ البتہ دعوتِ اسلامی والوں کی الگ بات ہے۔ ایک بار چل مدینہ کا سلسلہ تھا تو ایک بڑے سنجیدہ اسلامی بھائی نے اکیلے میں مجھ سے کہا کہ ”اب میں مدینے سے واپس نہیں آنا چاہتا کہ واپس آ کر یہاں کے ماحول کی وجہ سے پھر گناہوں میں پڑ سکتا ہوں۔ بس کچھ ایسا کرم ہو جائے کہ مجھے جنّتُ البقیع مل جائے۔“ اب اگر آپ ایسوں کو جنّتُ البقیع کی دُعا دیں گے تو وہ خوش ہوں گے اور بلند آواز سے آمین کہیں گے۔ بہر حال ان اسلامی بھائی کی تمنّا تھی کہ مجھے بقیع مل جائے۔ پھر انہوں نے ایک خواب دیکھا اور مجھے کچھ اِس طرح سنایا کہ ”انہوں نے خواب میں کوئی ایسا کارنامہ کیا جس کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا گیا اور جب جلاد نے ان کی گردن پر تلوار ماری تو انہوں نے ایسا محسوس کیا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سامنے تشریف فرما ہیں اور ان کا سر کٹ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں جا گرا ہے۔“

عام طور پر لوگوں کا مدینے شریف سے واپس آنے کا ذہن ہوتا ہے جبھی تو خوب شاپنگ کرتے اور واپسی کے سارے اِنتظامات ہوتے ہیں۔ ایک چٹکلا ہے: حاجی حسین گجراتی مرحوم کو کسی نے کہا ہو گا کہ ”مجھے بقیع چاہیے، بقیع چاہیے تو انہوں نے اس سے کہا کہ اپنا پاسپورٹ پھاڑ دو۔“ ظاہر ہے کہ پاسپورٹ تیار ہے، سیٹ تیار ہے، فلائٹ اوکے ہے، شاپنگ بھی کر لی ہے، اَلغرض واپسی کے تمام اِنتظامات مکمل ہیں اب اگر کوئی کہے کہ مجھے بقیع چاہیے تو یہ کیسے ہو گا؟ اللہ پاک ہم سب کو مخلص بنائے۔ یاد رکھیے! کوئی بھی اپنا پاسپورٹ نہ پھاڑے ورنہ پھنس جائے گا کیونکہ تدفین میں بھی اس کی ضَرورت پڑتی ہو گی، اندراج ہوتا ہو گا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ کہاں اور کیوں رُکا ہوا تھا؟ اس نے کوئی جُرم تو نہیں کیا ہوا؟ اس لئے حاجی کے لئے پاسپورٹ کی صورت میں پُروف درکار ہوتا ہے۔

وطن کی زندگی سے مدینے میں موت بہتر

سُوال: جب مدینے شریف جانے کا موقع نصیب ہو تو کیا ذہن ہونا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے بھائی حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے میٹھی ڈانٹ پلائی ہے:

پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا　　　اَرے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے

یعنی جو زائر مدینے شریف سے واپس آتا ہے اس کا نصیب اس سے کہہ رہا ہوتا ہے، اَرے غافل! کہاں چلا؟ تیرے وطن کی زندگی سے یہاں کی موت اچھی ہے، لوٹ کر جانے سے بہتر ہے کہ یہاں پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مبارک قدموں میں سو جا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

ان کے در پر جیسے ہو مِٹ جایئے　　　ناتوانو! کچھ تو ہمت کیجئے

کسی شاعر نے کہا:

اَرے او ناسمجھ قربان ہو جا ان کے روضے پر　　　یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

امیرِ اہلِ سنّت کے والدین کا ہند سے پاکستان کا سفر

سُوال: آپ پاکستان کے شہر کراچی میں پیدا ہوئے ہیں پھر آپ کی دو بڑی ہمشیرہ سری لنکا کیسے چلی گئیں؟

جواب: ہو سکتا ہے کہ پاکستان آزاد ہوتے وقت یہ ہند سے ڈائریکٹ سری لنکا چلے گئے ہوں، اب یہ لوگ کس طرح وہاں پہنچے اس کا مجھے پتا نہیں، ان کے بچوں کو معلوم ہو گا۔ پھر وہاں میری بہن کی اَولادیں چلیں اور یوں ان سے ہمارے خاندان میں وہاں اِضافہ ہوا۔ ویسے بھی ہجرت کے وقت لوٹ مار اور قتل و غارت گری ہو رہی تھی لہٰذا جس کا جہاں رُخ ہوا وہ وہاں چلا گیا۔ دورانِ سفر بھی کئی بے چارے حادثے وغیرہ میں فوت ہوئے ہوں گے۔ میرے والدین، ایک بڑے بھائی اور دو بہنیں بھی اپنی جان بچا کر اور جو ہاتھ میں آیا اسے گاڑیوں پر لاد کر پاکستان روانہ ہوئے۔ یہاں آ کر کچھ عرصہ حیدر آباد سندھ میں رہے، پھر کراچی آ گئے اور میں کراچی میں ہی پیدا ہوا۔ 1979 میں میرا کولمبو جانا ہوا تو میں اپنی

خالہ جن کا نام عائشہ تھا ان سے ملا تھا، بے چاری غُربت کی حالت میں تھیں، اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔ میرے خالو جن کا نام احمد تھا لیکن لوگ انہیں احمد بھگّی بولتے تھے، یہ ان کا Surname (خاندانی نام) ہو گا۔ یہ بے چارے بھی فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ پاک ان کی بھی بے حساب بخشش فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

پڑوس سے گانے باجوں کی آوازیں آ رہی ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: اگر پڑوس میں شادی کی وجہ سے ڈھول اور گانے باجوں کی آوازیں آ رہی ہوں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر ڈھول اور گانے باجوں کو روک نہیں سکتے تو دِل سے بُرا جانیں اور جتنا ہو سکے آواز سے بچنے کے لیے کھڑکیاں وغیرہ بند کر دیں۔ بندہ یہی کر سکتا ہے، اب گھر چھوڑ کر تو بھاگ نہیں سکتا۔ جو لوگ اِس طرح کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہیے کہ ایک تو یہ گناہ والے کام ہیں اور دوسرا ان گناہوں کی وجہ سے پڑوسیوں کو بھی تکلیف ہو رہی ہے اس کا وبال الگ ہے۔

جائز طریقے سے عاجزی کرنے کا طریقہ

سُوال: جائز طریقے سے عاجزی کیسے اِختیار کی جائے؟

جواب: اپنے آپ کو حقیر سمجھے، اپنی اوقات یاد رکھے اور جس چیز سے اپنی پیدائش ہوئی ہے اسے یاد کرے کہ میری حیثیت کیا ہے؟ بہر حال بندہ اپنی اوقات کو یاد کرے کہ اس سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

وُضو میں ہر عضو دھوتے وقت دُرُود شریف پڑھنا افضل ہے

سُوال: کہا جاتا ہے وُضو کے دَوران باتیں نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ جب وُضو کیا جاتا ہے تو فرشتے رَحمت کے کنارے پکڑے ہوتے ہیں جیسے جیسے بات کرتے جائیں تو فرشتے ایک ایک کر کے رَحمت کے چاروں کنارے چھوڑ دیتے ہیں، کیا اِس طرح کی کوئی رِوایت ہے؟ نیز یہ بھی اِرشاد فرما دیجیے کہ وُضو کرتے ہوئے کون کون سی دُعائیں پڑھنی چاہئیں؟

جواب: آپ نے جو رِوایت سنائی ہے یہ میں نے پہلی بار سُنی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وُضو کرتے ہوئے دُنیا کی بات کرنا ضَرور منع ہے۔(1) البتہ ضَرورت کی بات کرنے اور نیکی کی بات کرنے میں حرج نہیں ہے۔ مختلف اَعضا دھوتے وقت کی

---

(1)...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۰۱، حصہ:۲۔

الگ الگ دُعائیں کتابوں میں لکھی ہیں، لیکن ہر عضو دھوتے وقت دُرود شریف پڑھنا افضل ہے۔[1] دورانِ وُضو "یَاقَادِرُ" پڑھنا بھی اچھا ہے کہ جو ہر عضو دھوتے وقت "یَاقَادِرُ" پڑھتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہ کوئی جنّ یا اِنسان اسے اِغوا نہ کر سکے گا۔[2]

مَرحومین پر فطرہ واجب نہیں ہوتا

سُوال: کیا مَرحومین کا فطرہ بھی دیا جا سکتا ہے؟

جواب: مَرحومین پر فطرہ واجب نہیں ہوتا۔ ہاں اگر ان کی زندگی میں ان پر فطرہ واجب تھا اور انہوں نے ادا نہیں کیا تو اب اگر اَولاد ان کی طرف سے ادا کر دیتی ہے تو اللہ پاک کی رَحمت سے قبولیت کی اُمید کی جا سکتی ہے۔

گناہ کے کام پر مدد دینا بھی گناہ ہے

سُوال: اگر کسی نے اپنے بھائی کو موبائل لے کر دیا اور اس نے موبائل کے ذَریعے کوئی گناہ کیا تو کیا موبائل دِلانے والے کو بھی گناہ ہو گا؟

جواب: اگر بھائی کو موبائل گناہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ ویسے ہی دیا ہے تب تو دینے والا گناہ گار نہیں ہو گا۔ البتہ موبائل گناہ کرنے کے لیے ہی دیا ہے تو پھر دینے والا بھی گناہ گار ہو گا۔

❁❁❁

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، باب الاول فی الوضوء، الفصل الثالث فی المستحبات الوضوء، ۱/ ۹۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۲۹۹، حصہ ۲۔

2 ...... روحانی علاج، ص۹۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	صحابیِ رسول کی مہمان نوازی	16
جنات سے دوستی کرنا کیسا؟	1	اِیثار کرنے والے مہمان	17
کیا اثرات سے کسی کی جان جاسکتی ہے؟	3	قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے	18
اچھے دوست کی نشانی	3	قرض وصول کرنے کا وظیفہ	18
حضرتِ سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فضائل	4	40 احادیثِ مُبارکہ یاد کرنے کی فضیلت	19
بُرائی کی وجہ سے اچھائی نہ چھوڑیئے	6	بیعت ہونے کی نیت سے الفاظ دہرائے تو بیعت ہوگئی	19
اِحسان جتا کر اور اِیذا دے کر اپنے صدقے باطل نہ کیجیے	6	حسن اور حسین نام رکھنے کی بَرَکتیں	20
راشن جمع کرکے بیچنا کیسا؟	7	سب سے زیادہ پسندیدہ ڈش	20
خَرّاٹے کی آواز ختم کرنے کا طریقہ	8	ہند میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کا آغاز کیسے ہوا؟	21
اللہ پاک کی سب نعمتوں کا شکر کیسے ادا کیا جاسکتا ہے؟	9	دِل کا سوراخ بند کرنے کا وظیفہ	21
ہر شخص کو اپنی زبان سے اُنسیت ہوتی ہے	9	لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ	22
اُردو زبان میں بیان کرنے کی وجہ	10	نزلے سے نجات پانے کا علاج	22
ثنا پڑھتے ہوئے امام صاحب قراءت شروع کردیں تو کیا کرنا چاہئے؟	11	کسی کو مدینۂ پاک میں مَرنے کی دُعا دینا	23
نماز میں ضرورت کے مُطابق مائیک اِستعمال کرنا چاہئے	11	عذاب ثواب میں ڈھل گیا	24
نماز میں اللہ پاک کی یاد سے دِل لگایا جائے	12	سامنے والے کا ذوق دیکھ کر اسے جنّتُ البقیع کی دُعا دی جائے	25
وِتر کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے	12	وطن کی زندگی سے مدینے میں موت بہتر	26
ایڑی میں زخم یا تکلیف کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا؟	12	امیرِ اہلِ سنّت کے والدین کا ہند سے پاکستان کا سفر	26
اسلامی بہن سجدے کی حالت میں سو جائے تو کیا وضو باقی رہے گا؟	13	پڑوس سے گانے باجوں کی آوازیں آرہی ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟	27
کام کاج کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتے	14	جائز طریقے سے عاجزی کرنے کا طریقہ	27
رَمَضان میں رات کو وقفے وقفے سے پانی پیتے رہیں	14	وُضو میں ہر عضو دھوتے وقت دُرُود شریف پڑھنا افضل ہے	27
بچپن میں روزہ رکھنے کے رُجحان کے حوالے سے کیا دیکھا؟	15	مَرحومین پر فطرہ واجب نہیں ہوتا	28
دودھ پیتے کی نیّتیں اور دُعا	15	گناہ کے کام پر مدد دینا بھی گناہ ہے	28
بُخل اور کفایت شِعاری میں فرق	15	❁❁❁	❁

ماخذومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیرِ نسفی	امام عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیراتِ احمدیہ	احمد جیون جون پوری، متوفی ۱۱۳۰ھ	کوئٹہ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند بزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو العتکی البزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۰۹ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الھاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مُستَطرَف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	دار الفکر بیروت
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
غنیۃ المتملی	شیخ ابراہیم حلبی الحنفی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
تبیین الحقائق	امام فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی، متوفی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰
فتاویٰ ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
روحانی علاج	امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور و فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net